REGD. No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ ۸ صفر ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۰/

جلد ۴۹/۱۴ | ۲ ظہور ۱۳۳۹ ہش | ۲ اگست ۱۹۶۰ء | نمبر ۱۷۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد —

(۱) ایبٹ آباد ۳۰ جولائی بوقت سوا آٹھ بجے شب بذریعہ فون
رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ آج دن بھر کچھ بے چینی کی تکلیف رہی۔

(۲) ایبٹ آباد ۳۱ جولائی بوقت ۸ بجے شب بذریعہ فون۔
رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ اور آج دن بھر طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللھم آمین

قائد اعظم کا مقبرہ ایک تاریخی عمارت ہوگی جس سے قوم کو دیانت اور اخلاص کا سبق ملتا رہے گا

سنگِ بنیاد رکھنے کی عظیم الشان تقریب میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا اعلان

کراچی یکم اگست۔ کل شام کراچی کے ایک لاکھ سے زیادہ اشخاص نے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کو قائد اعظم کے مقبرے کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے دیکھا۔ اس موقعہ پر صدر مملکت نے اپنی تقریر میں کہا۔ بابائے ملت کا مقبرہ ان کے نصب العین کی زندہ یادگار ہوگا۔ جب صدر نے سنگ مرمر کا ایک ٹکڑا کرین کی مدد سے کھدی ہوئی بنیاد میں اتارا۔ تو پچاس ہزار مجمع نے قائد اعظم زندہ باد پاکستان زندہ باد اور صدر ایوب زندہ باد کے پُرجوش نعرے لگائے۔

صدر ایوب نے کہا بابائے ملت کے مزار پر ایسی عمارت کھڑی کی جائے گی۔ جو ان کے شایان شان ہو اور جس سے ان کی ہمت مردانگی خلوص اور سچائی کا اظہار ہوتا رہے۔ آپ نے کہا اس عمارت کی جلد تکمیل کی کوشش کی جائے گی۔ یہ ایک تاریخی عمارت ہوگی۔ [illegible] سے قوم کو دیانت داری اور اخلاص کا درس ملتا رہے گا۔

قائد اعظم کے مقبرے کی تعمیر شروع کرنے میں جو تاخیر ہوئی ہے۔ صدر مملکت نے اس پر دلی افسوس کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا یہ تاخیر درحقیقت ایک ایسے عظیم لیڈر سے ناانصافی کے مترادف ہے جنہے تن من دھن سے برصغیر [illegible]

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

ام مظفر احمد کو خدا کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ —

ام مظفر احمد کو پرسوں بہت زیادہ تکلیف رہی اور حواس پر بھی نمایاں اثر تھا۔ چنانچہ پرسوں شام کو لاہور سے ڈاکٹر کرنل ضیاء اللہ صاحب اور لائل پور سے ڈاکٹر کرنل حسن دین صاحب تشریف لائے اور علاج میں مناسب تبدیلی کی۔ بچے بھی سب لاہور اور سرگودہا سے پہنچ گئے۔ کل خدا کے فضل سے افاقہ رہا۔ گو شام کے قریب پھر آنکھوں کے ارد گرد نیلاہٹ آگئی۔ اور منہ پر کچھ ورم بھی ہوگیا۔ مگر آج صبح خدا کے فضل سے قریباً سب علامتوں میں افاقہ ہے۔ شناخت بھی ٹھیک ہے۔ اور بخار بھی پہلی دفعہ ایک سو ساڑھے تین سے اتر کر ساڑھے ننانوے پر آگیا ہے۔ مقامی ڈاکٹروں نے بھی بڑی توجہ اور ہمدردی سے علاج میں حصہ لیا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تمام مخلصین نے دعائیں کیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مرزا بشیر احمد ربوہ ۱/۸/۶۰

احباب خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین (ادارہ)

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

جیسا کہ قبل ازیں لاہور سے آمدہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت علیل ہے احباب جماعت حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

سیمنٹ کی پیداوار بڑھانے کا منصوبہ

لاہور یکم اگست۔ ملک میں سیمنٹ کی پیداوار فوری طور پر بڑھانے کے لئے ایک دو سالہ منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ جس کے تحت ۱۹۶۲ء تک سیمنٹ کی پیداوار ۲۵ لاکھ ٹن سالانہ بڑھ جائے گی۔

صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کی گھانا سے تشریف آوری

ربوہ — مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم اے پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی (گھانا مغربی افریقہ) آجکل رخصت پر یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔ آپ کراچی اور لاہور ہوتے ہوئے مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۰ء کو ربوہ پہنچے تھے۔ آپ رخصت گزارنے کے بعد انشاء اللہ یکم ستمبر کو گھانا واپس تشریف لے جائیں گے۔ جن احباب نے احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں بطور استاد فرائض بجا لانے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ وہ اگر اس سلسلہ میں معلومات حاصل کرنا چاہیں تو صاحبزادہ صاحب سے ملاقات کر کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر۔ اے۔ ایل ایل بی

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲ اگست سنہ ۱۹۶۰ء

مسلمانوں کا دورِ تنزّل

سر سید مرحوم نے مغربی مادہ پرست سائنس اور فلسفہ کی تقلید میں ان تمام حقائق سے انکار کر دیا جو مابعد الطبیعیاتی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ سے تو آپ انکار نہ کر سکے مگر آپ نے فرشتوں کی مستقل ہستی سے انکار کیا اور ان کو محض قویٰ سے تعبیر کیا الہام سے تو شاید صریح الفاظ میں آپ نے انکار نہیں کیا تاہم آپ نے الہام کو محض نفسانی ملکات ہی کی قسم مانا۔ اس طرح نبوت آپ کے نظریہ کے مطابق صرف ایک ایسی قسم کا ملکہ فطری ہے۔ جس قسم کے موسیقی ریاضی وغیرہ کے فطری ملکات ہیں جو بعض انسانوں میں دوسروں سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور وہ اس خاص ملکہ کے لحاظ سے نابغہ یا عبقری (Genius) کہلاتا ہے۔ نبی بھی اس قسم کا نابغہ ہوتا ہے اور الہام اس کی فطرت ہی کی پیداوار ہوتی ہے۔

چونکہ آپ نے فرشتوں کی مستقل ہستی سے انکار کیا تھا۔ اس لئے وحی کا جبریل فرشتہ کے ذریعہ نازل ہونا آپ کے نزدیک محالات عقلی میں سے تھا۔ البتہ آپ چونکہ وحی کا انکار نہیں کر سکتے تھے۔ اسلئے وحی کا ماخذ انسانی دل کو ہی قرار دیا۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ مانتے تھے کہ آنحضرت صلعم کے دل پر براہ راست القا ہوتا تھا چونکہ آپ کو مغربی نیچر پرستی کے صرف گھڑے گھڑائے اصول مل گئے تھے۔ اور آپ ان نتائج پر اس فکر و غور سے نہیں پہنچے تھے جس فکر و غور سے دانایان مغرب پہنچے تھے۔ اسلئے آپ "وحی" کی وہ سائیکولوجیکل تشریح نہیں جانتے تھے جو بعد میں مثلاً علامہ اقبال مرحوم نے اپنے چھ لیکچروں کے ایک باب میں کی ہے یعنی جب انسان اپنی فطرت کی گہرائیوں میں ڈوب کر نکلتا ہے تو وہ گھڑے گھڑائے زندگی کے اصولوں کو باہر نکال لاتا ہے اور یہ انسانی طفولیت کا خاصہ ہے۔ اب چونکہ عقل پختہ ہو چکی ہے۔ اس کی ضرورت نہیں رہی۔ بہرحال سر سید مرحوم نے وحی کی جو تشریح کی ہے وہ ان نتائج کے مطابق ہے جس پر مغربی مفکرین کسی بالا ہستی کے تحکم سے منکر رہ کر مادی دنیا پر غور کرنے سے پہنچے تھے۔ اور بعض مغربی عیسائیوں نے ان اصولوں کو عیسائیت پر چسپاں کرنے کی کوشش کی تھی۔

اسی طرح سر سید مرحوم نے مسیح ابن مریم اور الامام المہدی کی آمد سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کے متعلق جتنی احادیث بیان کی جاتی ہیں سب موضوع ہیں۔ کوئی آنے والا نہیں ہے آپ نے اس انکار کے لئے ایک یہ دلیل بھی دی کہ کسی آنے والے کا انتظار قوم کو بے عمل بنا دیتا ہے۔ اور مسلمانوں کے موجودہ جمود کا سبب یہی ہے کہ وہ مہدی و مسیح کے انتظار میں قوت فاعلی سے محروم ہو چکے ہیں اور یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ ہمیں کچھ کرنے کی ضرورت نہیں جب مہدی علیہ السلام آئیں گے اور مسیح ابن مریم نازل ہوں گے وہ خود تلوار سے عیسائیوں۔ یہودیوں اور تمام اقوام کو فتح کریں گے اور مسلمانوں کو عالمگیر حکومت کے تخت پر متمکن کر دیں گے۔

جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے۔ سر سید کا اس نتیجہ پر پہنچنا بلا وجہ نہیں ہے یہ واقعی امر ہے کہ مسلمان حکومت کھو کر اس خیال میں پڑنے کو تھے کہ امام مہدی کا ظہور ہونے والا ہے وہ آکر سب دلدّر دور کر دے گا۔ اس خیال سے یقیناً قوت عمل کو نقصان پہنچا ہے۔ لیکن یہ غلط ہے کہ کسی آنے والے کا انتظار بذات خود یہ اثر رکھتا ہے۔ چنانچہ عیسائی دنیا کی مثال ہمارے سامنے ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ جس قدر ان لوگوں کے ایمان کو مسیح کی آمد ثانی کے عقیدہ سے تقویت پہنچی ہے بایدوشاید۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ مسلمانوں نے اپنی امیدوں کو صرف حکومتی عروج تک ہی محدود کر دیا اور یہ تصور بنا لیا کہ اسلام اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک تلوار کے جہاد سے پھر دنیا کو فتح نہ کیا جائے یہی ذہنی الجھن ہے۔ جس کی طرف فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت نے اپنی رپورٹ میں کس قدر وضاحت کی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آج تک سر سید مرحوم کی یہ دلیل ہمارے بعض اہل علم حضرات مسلمانوں کے جمود کی تشریح کرتے وقت پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسی مرد کامل کے انتظار نے مسلمانوں کے حوصلوں اور قوت عمل کو مفلوج کر دیا ہے۔ یہی خیال تھا جس نے سر سید مرحوم کو مسیح ابن مریم اور امام مہدی کی آمد سے صاف انکاری بنا دیا اور آپ نے ان تمام احادیث کو وضعی قرار دیا۔ جن میں ان کی آمد کی خبر دی گئی تھی۔

دوسری طرف قدیم مکاتب کے اہل علم حضرات ان احادیث کو صحیح اور مستند مانتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ ان احادیث میں جو مسیح ابن مریم اور امام مہدی کی آمد کی پیشگوئیاں کی گئی ہیں وہ لفظ بلفظ پوری ہوں گی۔ اسی وجہ سے سر سید اور قدیم خیالات کے علماء میں تصادم ہوا اور سید جمال الدین مرحوم نے ان اور ایسے ہی دوسرے مغربی نیچر پرستی کے خیالات کی وجہ سے سر سید کی سخت مخالفت کی اور ان پر سخت تنقید کی حالانکہ خود سید افغانی مرحوم بھی سر سید مرحوم کی طرح نیچری اصولوں کی وہ سائنسی اور فلسفیانہ وجوہات نہیں جانتے تھے جن کی بنیاد پر نیچری تحریک مغربی داناؤں نے چلائی تھی۔ سر سید مرحوم کے سامنے چونکہ ایک عملی کام تھا۔ اسلئے وہ بچتے بچاتے اپنی دھن میں لگے رہے اور اپنی محنت اور فعالیت کی وجہ سے ایک حد تک ہندوستان کے مسلمانوں کو دنیوی تباہی سے بچانے میں کامیاب ہو گئے لیکن سید جمال الدین کے ذہن میں اسلامی فتوحات کا جو تصور تھا وہ صرف سیاسی تھا لیکن حالات ایسے تھے کہ ان کی باتیں صرف قال تک ہی پہونچ سکیں حال کی حدود میں داخل نہ ہوئیں۔ سر سید کا خیال تھا کہ حالات کے اندر جو کچھ ہو سکتا ہے کر جانا چاہیئے۔ سید جمال الدین افغانی تلوار کی فتح کے بغیر کسی بات پر قرار نہیں پا سکتے تھے اسلئے حالات کے مطابق آپ کے خیالات خیالات کی حدود سے نہ بڑھ سکے آپ عملاً کامل طور پہ ناکام رہے

تاہم جدید یعنی سر سید مرحوم کے سکول اور قدیم مکاتب کی جو پوزیشن ایک دوسرے کے خلاف مسیح ابن مریمؑ اور الامام المہدی کی آمد کے متعلق تھی وہ صرف مثال کے طور پہ پیش کی گئی ہے۔ سر سید مرحوم انتظار کو جمود کا باعث خیال کرتے تھے اس لئے ان میں فعالیت تو آگئی مگر وہ دینی نہ تھی بلکہ دنیوی صورت اختیار کر گئی ادھر سید افغانی مرحوم سیاسی غلبہ کے حامی تھے اور احادیث نزول مسیح اور ظہور مہدی کو لفظی طور پہ پورا ہونے کے متمنی تھے۔ اسلئے وہ خود بھی جمود کا شکار رہے۔ الغرض یہ دونوں عظیم رہنما محض متضاد اور متغائر نقاط نظر کی وجہ سے متقابل انتہاؤں پر پہنچ گئے اور دونوں ہی دین کا صحیح کام کرنے سے محروم رہ گئے

اصل بات یہ ہے کہ مسیح ابن مریم اور الامام المہدی کے متعلق جو احادیث ہیں ان کے معنی سمجھنے میں جدید و قدیم دونوں مکاتب نے

خوش رہیں سب ساکنانِ قادیاں

(از مکرم ملک خادم حسین صاحب دبولا ضلع جھنگ)

میں بھی چھیڑوں داستانِ قادیاں
یا الٰہی دے زبانِ قادیاں

میری آنکھوں سے کوئی دیکھے ذرا
سرزمین و آسمانِ قادیاں

سنکھ ہو ناقوس یا بانگِ جرس
سب سے بہتر ہے اذانِ قادیاں

کھنچ گیا ہے نقشۂ "ذبحِ عظیم"
اللہ اللہ! امتحانِ قادیاں

دے شفا تجھکو خداوندِ کریم
اے کہ تو ہے پاسبانِ قادیاں

اے خدا اے قادر و مشکلکشا
ہم بھی دیکھیں آستانِ قادیاں

دھیرے دھیرے منزلِ مقصود کو
بڑھ رہا ہے کاروانِ قادیاں

یاد پھر آنے لگی بزمِ حبیبؐ
دیکھ کر دلدادگانِ قادیاں

تو انہیں چشمِ حقارت سے نہ دیکھ
اِن سے وابستہ ہے شانِ قادیاں

گردشیں اِن کو مٹا سکتی نہیں
زندہ ہیں یہ کشتگانِ قادیاں

نسخۂ وصلِ خدا کیا چیز ہے!؟
جانتے ہیں رازدانِ قادیاں

یہ دُعا ہے خادمِ مہجور کی
خوش رہیں سب ساکنانِ قادیاں

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

مسلمانوں نے اپنے غلبہ کے زمانہ میں اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھایا

ہماری جماعت کا فرض ہے کہ وہ تربیت و اخلاق کے اعلیٰ معیار کو قائم رکھے

فرمودہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(۴)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

میر مہدی حسن صاحب بھی اس طرز کے آدمی تھے۔ میر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں چھپوائی کے انچارج تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی کتاب کی کاپی چھپتی تو وہ بڑے غور سے پڑھتے۔ اگر فل سٹاپ بھی غلط جگہ لگا ہوتا تو اس کاپی کو تلف کر دیتے اور نئی لکھواتے۔ اس طرح کام کرنے والے دو چار دن تک جب تک کہ نئی کاپی تیار نہ ہوتی یونہی بیٹھے رہتے۔ پھر جب وہ تیار ہوتی تو پھر وہ دیکھتے اور اگر کوئی غلطی دیکھتے تو پھر اسے تلف کر دیتے۔ اور اس وقت تک کتاب چھپنے نہ دیتے جب تک کہ انہیں یقین نہ آجاتا کہ اب اس میں کوئی غلطی نہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دریافت فرماتے کہ اتنی دیر کیوں لگائی۔ تو وہ کہتے حضور ابھی پروف میں بڑی غلطیاں ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بھی صاف اور اچھی چیز چاہتے تھے۔ اس لئے آپ کبھی بھی اس بات کا خیال نہ فرماتے کہ مزدور اور کام کرنے والے یونہی بیٹھے ہیں، اور مفت کی تنخواہیں کھا رہے ہیں بلکہ آپ کی بھی یہی خواہش ہوتی کہ لوگوں کے سامنے اچھی چیز پیش ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بھی عادت تھی کہ کتابت میں ذرا نقص ہوتا تو اس کو پھاڑ دیتا اور فرماتا دوبارہ لکھو کاتب نے پھر کتاب لکھی اور اگر کہیں ذرا بھی نقص ہوتا تو اسے پھاڑ دیتا۔ اور جب تک اچھی کتابت نہ ہوتی اس وقت مضمون چھپنے کے لئے نہ دیتا حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن سے کتابت کرواتے تھے وہ شروع میں تو احمدی نہیں تھے لیکن بعد میں احمدی ہو گئے ان کا لڑکا بھی احمدی ہے۔

ان میں یہ خوبی تھی

کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدر پہچانتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی قدر پہچانتے تھے باوجود غیر احمدی ہونے کے جب بھی حضرت صاحب کو کتابت کی ضرورت ہوتی۔ انہوں نے قادیان آجانا اس زمانے میں تنخواہیں کم ہوتی تھیں۔ پچیس روپے ماہوار اور روٹی کے لئے الاؤنس ملتا تھا۔ ان کی یہ عادت تھی کہ جب کام ختم ہونے کے قریب پہنچتا تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آنا اور کہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں۔ مجھے اب گھر جانے کی اجازت دیں۔ آپ نے فرمانا کیوں اتنی جلدی کیا پڑی ہے۔ انہوں نے کہنا حضور ضرور جانا ہے آپ نے فرمانا

ابھی تو کچھ کتابت باقی ہے

کہنا حضور روٹی پکانی پڑتی ہے۔ اس پر سارا دن صرف ہو جاتا ہے۔ روٹی پکایا کروں یا کتابت کیا کروں۔ سارا دن روٹی پکانے میں لگ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمانا آپ کی روٹی کا میں لنگر خانہ سے انتظام کروا دیتا ہوں۔ اس طرح ان کو ۲۵ روپے تنخواہ مل جاتی اور روٹی مفت۔ کچھ دن کے بعد انہوں نے پھر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔ حضرت صاحب نے پوچھنا کیوں کیا بات ہے کہنا حضور لنگر کی روٹی بھی کوئی روٹی ہے۔ دال الگ پانی الگ اور نمک ہے ہی نہیں اور کسی وقت اتنی مرچیں ڈال دیں کہ آدمی کو سوکھی روٹی کھانی پڑے یہ روٹی کھا کر کوئی انسان کام نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمانا اچھا بتاؤ کیا کروں۔ انہوں نے کہنا اس کے لئے کچھ رقم الگ دے دیا کریں۔ اس مصیبت سے تو خود روٹی پکانے کی مصیبت اٹھانا بہتر ہے۔ میں خود روٹی پکا لیا کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس روپے اور بڑھا دینے اور کہنا تو اب آپ کو ۳۵ روپے ملا کریں گے پھر انہوں نے دس دن کے بعد آجانا اور کہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں۔ مجھے گھر جانے کی اجازت دیں۔ یہاں سارا دن روٹی پکاتا رہتا ہوں کام کیا کروں۔ آپ نے فرمانا پھر کیا کریں کہنا حضور

لنگر خانے میں انتظام

کروا دیں۔ آپ نے فرمانا اچھا تمہیں ۴۵ روپے ملتے رہیں گے اور کھانا بھی لنگر خانے میں لگوا دیتا ہوں۔ انہوں نے واپس آ کر پھر کام شروع کر دینا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر آجانا اور کہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔ حضور نے پوچھنا کیا بات ہے کہنا حضور لنگر کی روٹی تو مجھ سے نہیں کھائی جاتی

بھلا یہ بھی کوئی روٹی ہے

آپ مجھے دس روپے روٹی کے لئے دے دیں۔ میں خود انتظام کر لوں گا۔ حضرت صاحب نے دس روپے بڑھا کر ۵۵ روپے کر دینے چونکہ وہ حضرت صاحب کی طبیعت سے واقف تھے۔ انہوں نے اپنے لڑکے کو سکھایا ہوا تھا کہ میں تیرے پیچھے پیچھے ڈنڈا لے کر بھاگوں گا۔ اور تو شور مچاتے ہوئے حضرت صاحب کے کمرے میں گھس جانا اور اس اس طرح کہنا۔ چنانچہ باپ نے ڈنڈا لے کر اس کے پیچھے بھاگنا اور اس نے شور مچانے اور چیخنے چلانے ہوئے حضرت صاحب کے کمرے میں گھس جانا اور کہنا حضور مار دیا مار دیا۔ اتنے میں اس کے والد نے آجانا اور کہنا باہر نکل تیری خبر لیتا ہوں حضرت صاحب نے یہ حالت دیکھ کر پوچھنا کیا بات ہے کیوں چھوٹے بچے کو مارتے ہو کہنا حضور سات آٹھ دن ہوئے اس کو جوتی لے کر دی تھی۔ وہ اس نے گم کر دی ہے۔ اس وقت میں خاموش رہا۔ پھر لے کر دی، وہ بھی گم کر دی۔ اب

مجھ میں طاقت کہاں ہے

کہ اس کو اور نہ جوتی لے کر دوں۔ میں اسے سزا دوں گا۔ اگر آج سزا نہ دی تو کل پھر جوتی گم کر دے گا۔ حضرت صاحب نے فرمانا میاں بتاؤ جوتی کتنے کی تھی کہنا حضور تین روپے کی۔ حضرت صاحب نے فرمانا اچھا یہ تین روپے لے لو۔ اور اس کو کچھ نہ کہو۔ انہوں نے تین روپے لے کر واپس آجانا چار دن نہ گزرتے تو پھر لڑکے نے شور مچاتے ہوئے حضرت صاحب کے کمرے میں گھس جانا اور انہوں نے لاٹھی لے کر اس کے پیچھے پیچھے آنا اور کہنا باہر نکل اس دن تو حضرت صاحب کے کہنے پر چھوڑ دیا تھا۔ آج تو تجھے نہیں چھوڑنا۔ حضرت صاحب نے پوچھنا کیا بات ہے۔ کیوں اس بچے کو مارتے ہو۔ اس نے کہنا حضور اس دن تو میں نے آپ کے کہنے پر چھوڑ دیا تھا۔ آج اسے نہیں چھوڑنا۔ آج پھر یہ جوتی گم کر آیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمانا اسے نہ مارو جوتی کی

قیمت مجھ سے لے لو

پھر انہوں نے جو رقم بتانی وصول کر کے لے جانی اور کہنا حضور میں نے اس دفعہ چھوڑنا تو نہیں تھا لیکن آپ کے فرمانے پر چھوڑ دیتا ہوں۔ غرض اس طرح انہوں نے کرتے رہنا لیکن کتابت ایسی اچھی کرتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیشہ انہی سے اپنی کتابیں لکھوایا کرتے تھے۔ اور یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ کسی معمولی کاتب سے کتاب لکھوا کر خراب کی جائے۔ کیونکہ اس طرح کتاب کا معیار لوگوں کی نظروں میں کم ہو جاتا ہے۔ بہرحال

ہماری جماعت کو چاہئیے

کہ وہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرے۔ اور نہ صرف وہ خوبیاں حاصل کرے۔ جو انگریزوں میں پائی جاتی ہیں۔ بلکہ ان سے بھی بہتر خوبیاں اپنے اندر پیدا کرے۔ تا کہ ہماری جماعت کا معیار بلند ہو۔ اور لوگوں پر ہمارا رعب قائم ہو

باتوں کی بجائے عمل کی طرف زیادہ توجہ دو

فرمودہ ۲ نومبر ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا۔

آج میں جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں

باتوں سے کچھ نہیں بنتا

بلکہ کام ہمیشہ کام کرنے سے ہی ہوتے ہیں۔ جب تک کام نہ کیا جائے اس وقت تک کوئی نتیجہ انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ زیادہ باتیں کرنے کی عادت جس قوم میں پیدا ہو جائے۔ اس کی قوت عملیہ کمزور ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ زمانہ ایسا ہے کہ لوگوں کو باتیں کرنے کا زیادہ شوق ہے۔ اور اگر کوئی شخص اچھی بات کرے تو شاعروں کی مجلس کی طرح واہ واہ اور ہا ہا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ کوئی شخص اس طرف توجہ نہیں کرتا کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اس پر عمل بھی کرنا چاہیئے

عمل بھی کرنا چاہیئے

پس یہ واہ واہ اور ہا ہا باقی رہ گئی ہے اور کام کرنے کی روح بالکل مفقود ہو تی جاتی ہے۔ اگر ہماری جماعت بھی اسی رو میں بہ جائے تو بہت قابل افسوس بات ہوگی۔ میں دیکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے بعض افراد میں بھی باتیں زیادہ ہیں اور کام کرنے کا جوش کم ہے۔ میں نے وقف زندگی کی تحریک کی تو سینکڑوں نوجوانوں نے اپنے آپ کو وقف کیا۔ اور ان میں سے اکثر ایسے ہیں جنہوں نے صدق دل سے اپنے آپ کو وقف کیا ہے لیکن ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں۔ جنہوں نے

اچھا نمونہ نہیں دکھایا

گو میں یہ تسلیم کرتا ہوں۔ کہ سو فیصدی تکمیل کسی جماعت کی نہیں ہو سکتی۔ اس میں کچھ نہ کچھ کمزور ضرور باقی رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ان کمزوروں کا ہونا باعث تکلیف ہوتا ہے۔ اور پھر ان لوگوں میں سے جنہوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہو کسی کا پیٹھ دکھانا تو اور بھی زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ وقف کرنے والوں میں سے اسی نوے آدمی ایسے ہیں جن کو بلایا گیا ہے۔ اور ان میں سے سات آٹھ ایسے نکلے ہیں کہ جنہیں ہم نے جہاں جانے کے لئے کہا تھا انہوں نے وہاں جانے سے لیت و لعل کیا اور کہا کہ ہم اسجگہ کام نہیں کر سکتے۔ ہمارا دل وہاں نہیں لگتا یا ہمیں وہاں فلاں تکلیف ہے۔ میں کہتا ہوں۔ اگر انہوں نے یہی جواب دینا تھا تو انہیں کس نے کہا تھا کہ وہ اپنی زندگی وقف کریں۔ جب انہیں کھول کر سمجھا دیا گیا تھا۔ تو پھر ان کا اپنے آپ کو پیش کر کے قدم پیچھے کھینچنا اسلامی نمونہ کے بالکل خلاف ہے۔ اور ایسے لوگوں سے کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ ضرورت کے وقت جانی قربانی کے لئے تیار ہوں گے

یہاں یہ سوال نہیں کہ اسی یا نوے میں سے سات آٹھ نے پیٹھ دکھائی۔ بلکہ بلحاظ زندگی وقف کرنے کے ہزار میں سے بھی سات آٹھ کا پیٹھ دکھانا قابل نفرت ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ کہ لاکھ میں سے بھی سات آٹھ آدمی کا بھاگ جانا اسلامی نقطہ نگاہ سے قابل افسوس بات ہے پس اسی نوے آدمیوں میں سے سات آٹھ کا پیٹھ دکھانا میرے نزدیک بہت ہی

قابل افسوس بات ہے

ان کو کسی لڑائی میں نہیں بھیجا گیا تھا۔ نہ ہی ان پر کوئی گولہ باری ہوئی تھی۔ بلکہ ان کے بھاگنے کی صرف یہ وجہ تھی کہ ان کا وہاں دل نہیں لگتا تھا۔ حالانکہ جب وقف کیا تو پھر دل لگنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ کیا ہم نے ان کو کسی کلب میں شامل ہونے کے لئے بلایا تھا کہ تم وہاں بیٹھے تاش کھیلا کرنا اور اپنا دل بہلایا کرنا اگر تو اس غرض کے لئے ہم نے انہیں بلایا تھا کہ ہم تمہارا دل بہلائیں گے۔ تو وہ بے شک کہہ سکتے تھے۔ کہ آپ نے تو ہمیں کھیل تماشے کیلئے اور ہمارا دل بہلانے کے لئے بلایا تھا۔ اب آپ ہم سے کام کیوں لیتے ہیں۔ لیکن جب ہم نے ان کو پہلے بتا دیا تھا کہ اگر جانی قربانی کرنی پڑے تو کرنی ہوگی اگر عزت کی قربانی کرنی پڑے تو کرنی ہوگی اگر تمہیں جھاڑو دینا پڑے تو تم نے دینا ہوگا۔ اور انہوں نے ان شرائط کو منظور کر لیا۔ تو پھر ان کا یہ کہنا کہ وہاں ہمارا دل نہیں لگتا اس لئے ہم وہاں جانے کیلئے تیار نہیں کوئی معنے نہیں رکھتا

حقیقت یہ ہے

کہ دین کا کام ایک عمارت کے مشابہ ہے جس میں تمام ضروریات کے پیش نظر کام کرنا پڑتا ہے اس میں دروازے شیشے کھڑکیاں روشندان اور پاخانے غرض ہر قسم کی ضروریات کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے اگر یہ چیزیں اس میں نہ ہوں تو وہ مکمل عمارت نہیں کہلا سکتی۔ اور اس عمارت کو تیار کرنے کے لئے مختلف آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ کوئی انجینئر ہوتا ہے کوئی مستری ہوتا ہے کوئی مزدور ہوتا ہے۔ اگر سو دو سو انجینئر تو ہوں۔ لیکن مستری کوئی نہ ہوں۔ تو

کبھی کام نہیں چل سکتا

اگر انجینئر اور مستری تو ہوں لیکن مزدور نہ ہوں۔ تو بھی کام نہیں چل سکتا۔ پس یہ سب لوگ اپنی اپنی جگہ بہت اہمیت رکھتے ہیں اگر ہر آدمی یہ کوشش کرے کہ وہی سردار ہو تو

تم خود ہی بتاؤ۔ کہ کیا وہ نظام چل سکتا ہے پس ہمارے ہاں بھی مختلف قسم کے کام ہیں اور ان کے لئے مختلف قسم کے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ جو آتا ہے اسے سوچ سمجھ کر آنا چاہیئے اور جب وہ اپنے آپ کو پیش کر دے تو پھر اس کے سپرد جو بھی کام کیا جائے۔ اسے خوشی اور محنت کے ساتھ سرانجام دینا چاہیئے۔

ایک اور کمزوری

جو بعض لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ نوجوان جب زندگیاں وقف کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کے ماں باپ انہیں کہتے ہیں کہ اس طرح تم سلسلہ پر بار ہو گے۔ بہتر ہے کہ تم ملازمت کرو۔ اور چندہ دیکر سلسلہ کی خدمت کرو۔ میرے نزدیک یہ شیطانی وسوسہ ہے جو شیطان ان کے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ کیا دین کے سارے کام چندہ سے چل سکتے ہیں۔ اگر دین کے سارے کام چندہ سے چل سکتے۔ تو صحابہ رضی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو چندہ بھیج دیتے اور سمجھ لیتے۔ کہ کام ہمارے ذمہ تھا۔ وہ ادا ہو گیا ہے۔ ہمیں جہاد میں جانیں دینے اور لڑائیاں کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ بعض اچھے سمجھدار اور عقلمند انسان بھی اس خیال کو اپنے دل میں جگہ دیئے ہوئے ہیں۔ ہماری جماعت کو

ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے

کہ بغیر زندگیوں کی قربانی کے کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ ہمیشہ ہر قوم ترقی کی طرف قدم اٹھاتی ہے۔ اس کے ایک حصہ کو جانی قربانیاں بھی کرنی پڑتی ہیں صرف نعرے لگانے والے چاہے لاکھ دو لاکھ ہوں یا کروڑ دو کروڑ ہوں۔ ان سے قوم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہ نعرے لگانے اور زبانی جمع خرچ کرنے کا رواج ہمارے ملک میں ہی

ہے۔ غیر ممالک میں ہمیں یہ چیز نظر نہیں آتی وہاں لوگ نہایت خاموشی اور استقلال کے ساتھ کام کرتے چلے جاتے ہیں اور ... پتہ چلتا ہے۔ جب وہ کسی کام کو ختم کر ...

پس ہماری جماعت کو زیادہ باتوں سے احتراز کرنا چاہیئے اور اپنے ... اور استقلال کے ساتھ

کام کرنے کی روح

پیدا کرنی چاہیئے اور اپنے مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے اور اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیشہ تیاری میں مصروف رہنا چاہیئے

ہیضہ کے متعلق بعض ضروری ہدایات

ہیضہ کی بعض واردات کے ذکر پر حضور نے فرمایا:۔ آجکل دوستوں کو کھانے پینے میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ سرکہ اور پیاز کا استعمال ان دنوں بہت مفید ہوتا ہے۔ اسی طرح ان دنوں

ہلکی اور پتلی غذا کھانی چاہیئے

مثلاً شوربہ وغیرہ اور چونکہ پانی میں بھی جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ اسلئے کنوؤں اور تالابوں کا پانی اگر ابال لیا جائے تو زیادہ اچھا ہوتا ہے۔ حفظ ماتقدم کے طور پر ہیضہ کا ٹیکہ بھی لگوا لیا جائے۔ ٹیکے کے متعلق میرا تجربہ ہے کہ اس سے بالعموم بہت فائدہ ہوتا ہے اور جن کو ٹیکہ لگا دیا جائے۔ ان میں سے اسی فیصدی لوگ اس کی گزند سے محفوظ رہتے ہیں بقیہ بیس فیصدی میں سے اگر کسی کو ہیضہ ہو بھی جائے تو وہ مہلک نہیں ہوتا۔ کیمفر اور ہومیوپیتھک ادویہ بھی اس کا بہت اچھا علاج ہیں۔ اگر ان کو پیش بندی کے طور پر کھا لیا جائے۔ تو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ آرسنک سے جن کا علاج کیا گیا۔ ان میں سے نوے فیصدی آدمی بچ گئے۔ پس یہ بھی ایک بہت مفید علاج ہے۔ جس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم میاں احمد الدین صاحب ریٹائرڈ ڈرائیور راولپنڈی سخت بیمار ہیں۔ پرانے اور مخلص احمدی ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست کرتا ہوں (محمد شفیع نوشہروی، دار الرحمت ربوہ)

۲۔ خاکسار کافی عرصہ سے بعض مشکلات سے دوچار ہے۔ جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (خواجہ غلام احمد ڈگو دوکال ضلع گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

میری پھوپھی زینب بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل محمد صاحب فالج کے حملہ سے مورخہ ۲۰ بروز بدھ کو جھنگ میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ناصرہ حق بنت ڈاکٹر فضل حق صاحب جھنگ صدر)

شہری دفاع کی تنظیم

(از ایم - ایم عنایت اللہ صاحب)

موجودہ دور میں تنظیم شہری دفاع کی ضرورت و اہمیت کا کوئی صاحب عقل انکار نہیں کر سکتا اس لئے ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ مستقبل کے خطرات کے پیش نظر اسے پورے طور پر سمجھنے کی کوشش کرے - یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ عوام اس انتہائی ضروری چیز میں ابھی پوری دلچسپی نہیں لیتے حالانکہ ہماری مرکزی حکومت اور صوبائی حکومتیں اس بارے میں بڑی مستعدی سے کام لے رہی ہیں - مرکزی حکومت نے تو وزارت داخلہ کے ماتحت "شہری دفاع (سول ڈیفنس) کے نام سے ایک علیحدہ و مستقل شعبہ کی داغ بیل ڈال دی ہے - نیز کراچی ڈھاکہ اور لاہور میں شہری دفاع کی تربیت گاہیں قائم کر رکھی ہیں - تاکہ افسروں کے علاوہ "شہری دفاع" سے دلچسپی رکھنے والے عوام بھی ضروری تربیت حاصل کر سکیں اور پھر دوسرے افراد کو شہری دفاع کی تعلیم و تربیت دے سکیں -

عوام کو "پاکستان گیر" پیمانہ پر شہری دفاع، کے لئے تیار کرنے کی ضرورت ہے - کیونکہ جب تک عوام کا اس تنظیم کے ساتھ فکری و عملی تعلق نہ ہوگا اس وقت تک یہ تنظیم خاطر خواہ نتائج پیدا نہ کر سکے گی - لہٰذا اس امر کی انتہائی ضرورت ہے کہ عوام کو سب سے پہلے عصر حاضر کے ہلاکت خیز آلاتِ حرب اور ان کے مہلک اثرات سے خبردار کیا جائے تاکہ وہ موجودہ اندازِ جنگ کی تباہ کاریوں کا اندازہ کر سکیں - اور اگر کسی وقت خدانخواستہ پاکستان پر کوئی دشمن طاقت حملہ آور ہو تو "شہری دفاع" کی تمام تنظیمی کڑیاں عوام کے حقیقی ربط و ضبط سے ایک دوسرے کے ساتھ خود بخود پیوستہ ہوتی چلی جائیں اور ہنگامی حالات میں عوام کسی طرح بھی خوف زدہ نہ ہوں - بلکہ وہ کردار کی بلندی اور عزم کی صلابت اور ہوش و حواس کی سلامتی کا ایک عظیم الشان مظاہرہ کر کے وطنِ عزیز کی حفاظت اور انفرادی و اجتماعی بچاؤ کی تمام تدابیر پر بلا تامل عمل کریں -

عصرِ حاضر کا شہری دفاع

سائنس کی روز افزوں ترقی اور قوت ایجاد نے طرز جنگ کو بھی یکسر بدل دیا ہے - اسی طرح شہری دفاع میں اسی توازن سے تبدیلیاں پیدا ہوتی رہتی ہیں - مثلاً گذشتہ عالمگیر جنگ میں - "جوہری بموں کے عام نہ ہونے سے اکثر آتش ریز اور دھماکہ پیدا کرنے والے بم استعمال ہوتے تھے آتش ریز بموں سے متعدد مقامات پر بیک وقت وسیع پیمانے پر آگ لگ جاتی تھی اور اس سے عوام میں دہشت اور خوف و ہراس پیدا ہو جاتا تھا - اور اگر ان بموں پر تین منٹ کے اندر اندر قابو نہ پایا جاتا تھا تو ان سے لگی ہوئی آگ بے قابو ہو جاتی تھی - اسی طرح دھماکہ پیدا کرنے والے بموں سے ذرائع آمد و رفت بند کر دیئے جاتے تھے - اور پانی اور روشنی کے رسل و رسائل اور ذرائع تباہ کر کے عوام کی کاروباری زندگی معطل کر دی جاتی تھی - اور ان بموں سے وہ تمام کارخانے اور فیکٹریاں بھی برباد ہو جاتی تھیں - جن کی پیداوار پر فوج کا انحصار ہوتا تھا - ریلوے لائنیں اور سڑکیں اور حکومت کے دفاتر بھی نیست و نابود کر دیئے جاتے تھے - اور ان بموں کی تباہ کاری اتنی موثر ہوتی تھی کہ فوج ہتھیار ڈال دینے پر مجبور ہو جاتی تھی - اور تمام حکومتی انتظامات درہم برہم ہو جاتے تھے ان بموں کی شدید ضربات سے فلک بوس عمارتیں تنکوں کی طرح کانپنے لگ جاتی تھیں - اور جو شخص بھی ان بموں کی زد میں آ جاتا تھا وہ بچ نہیں سکتا تھا - لیکن آج "جوہری بموں" کے مقابلہ میں ان بموں کی حقیقت نہیں - پہلے تو "جوہری بموں" کے بنانے کا راز صرف امریکہ اور برطانیہ کو معلوم تھا - لیکن اب اس راز سے روس بھی واقف ہو گیا ہے - اور اس کے پاس بھی ان بموں کا کافی ذخیرہ موجود ہے اور وہ دن بدن اپنی جوہری طاقت میں اضافہ کر رہا ہے -

جاپان کی ہزیمت و تباہی

کہا جاتا ہے کہ گذشتہ عالمگیر جنگ میں جاپانیوں کی جو لاکھوں جانیں ضائع ہوئیں - وہ صرف اس لئے کہ وہاں کی شہری دفاع کی تنظیم موجود نہ تھی اور وہ اس غلط فہمی میں مبتلا تھے کہ لڑائی - ان کے ساحلوں تک نہیں پہنچ سکتی - اور یہی وہ غلط اندازہ تھا جو ان کی بربادی کا باعث ہوا ——

اسی طرح جرمنی میں بھی یہ تنظیم معیاری نہ تھی - اس لئے وہ بھی تباہ ہو گیا - لیکن انگلستان اس معاملہ میں بہت محتاط تھا - اس کے مدبرین جنگ کے نتائج اور عواقب سے پوری طرح خبردار تھے لہٰذا انہوں نے عقلمندی اور تدبر سے کام لیتے ہوئے "شہری دفاع" کی تنظیم کو جنگ سے چار پانچ سال قبل قائم کر لیا اور دوسرے شہروں کے علاوہ لندن جیسے عظیم الشان شہر کے عوام دشمن کے فضائی حملے سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے پوری طرح تیار تھے اور اس معاملہ میں مکمل مہارت رکھتے تھے - یہی وجہ تھی کہ دشمن کے شدید فضائی حملوں کے باوجود لندن میں جانی نقصان بہت کم ہوا - اور ان کے روزمرہ کے مشاغل میں بھی خاص اختلال پیدا ہوا اور نہ ہی ان کے حوصلے پست ہوئے - ہمیں یہ امر تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ سب کچھ اس قوم کی بروقت تیاری اور تربیت کا نتیجہ تھا

جنگ کے امکانات

جہاں تک تیسری جنگِ عالمگیر کے امکانات کا تعلق ہے اسکے متعلق کوئی شخص صحیح اندازہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی امن بحال رہنے کی کوئی ضمانت ہو سکتی ہے - لہٰذا ہمیں اپنی جگہ پر اپنی دفاعی قوتوں کو ہر وقت منظم رکھنے کی ضرورت ہے

پاکستان اور دفاع

خدا کے فضل و کرم سے پاکستان میں ہر قسم کی جنگی و دفاعی قوت موجود ہے اور ہماری فوج کا ہر جوان حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہے - اس میں قربانی، ایثار بہادری جاں بازی اور جواں مردی کی تمام صلاحیتیں موجود ہیں - ہماری بری، بحری اور فضائی طاقت خدا کے فضل سے کسی ہمسایہ ملک سے کم نہیں -

ہنگامی حالات میں ہمارے سرفروش (ہوا باز) دشمن کے طیاروں کو سرحدوں پر روکنے کی کوشش کریں گے لیکن پھر بھی یہ اندیشہ ضرور ہے کہ دشمن کے کچھ نہ کچھ طیارے ہمارے شہروں پر بم برسانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں - اس لئے "تنظیم شہری دفاع" کو نہایت مضبوط بنیاد پر قائم کرنے کی ضرورت ہے تاکہ جانی اور مالی نقصان کم سے کم ہو سکے اور ہم اپنے شہروں کے زیادہ سے زیادہ آدمی موت و ہلاکت سے بچا سکیں -

آسانی کے ساتھ یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ خدانخواستہ کسی وقت بھی جنگ شروع ہو جائے اور دشمن ہمارے کسی شہر پر "جوہری بم" گرا دے تو اس سے آنکھ جھپکنے میں ہزاروں انسانوں کی زندگیاں ختم ہو سکتی ہیں - اور ہزاروں مسمار شدہ عمارتوں کے نیچے دب سکتے ہیں - شہر کے راستے، خوراک، پانی کی بہم رسانی کے وسائل منقطع ہو سکتے ہیں - باقی ماندہ آبادی بھوک اور پیاس کی شدت سے خود بخود موت کا شکار ہو سکتی ہے - اگر ایسے موقعہ پر "ہماری تنظیم شہری دفاع" موجود ہوگی تو ہزاروں افراد کو ہلاکت سے بچا سکے گی -

ہمارا فرض کیا ہے؟

یہ امر قابل غور ہے کہ اگر دشمن طیارے آپ کے شہروں پر بم برسائیں تو بم باری براہ راست آپ پر، آپ کے گھروں پر، آپ کے خویش و اقارب پر آپ کے عزیز دوستوں پر ہوگی - اگر آپ ایک سپاہی ہیں تو آپ نے لڑنے کے لئے اور اپنی حفاظت کے لئے ضرور تربیت حاصل کی ہوگی - اسی طرح گھریلو محاذ کے محافظ ہونے کی حیثیت سے آپ اپنی حفاظت کے اصولوں کی تعلیم اور عملی تربیت حاصل کریں -

اس میں شک نہیں کہ ہر قسم کی حفاظتی تدابیر کے باوجود بھی ایک سپاہی مارا جا سکتا ہے - اسی طرح ایک عام شہری بھی مر سکتا ہے - لیکن ذاتی حفاظت کا علم آپ کو جس قدر زیادہ ہوگا اور جس قدر آپ زیادہ تربیت یافتہ ہوں گے - زیادہ رہنے کے اسی قدر زیادہ مواقع آپ کو حاصل ہونگے اس لئے قبل اس کے کہ دشمن ہم پر حملہ کرے لاکھوں پاکستانیوں کو دشمن کی مجوزہ تباہ کاریوں کا سدِّباب کرنے کے لئے "شہری دفاع" کی تربیت جلد از جلد حاصل کرنی چاہیئے - تاکہ ہنگامی حالات ہم بلا کسی تردد کے اپنے آپ کو قومی خدمت کے لئے پیش کر سکیں - کسی دانشمند راہ نما نے کیا خوب کہا ہے:-

"ہمیں اپنے آپ کو تیار کرنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے! ہمارا وطن، ہماری قوم، ہمارا گھر، ہماری زندگی، ہمارا خاندان، ہر وقت خطرے سے دوچار ہو سکتے ہیں -"

(ہفت روزہ چٹان لاہور)

۶۰-۷-۴

درخواستِ دعا

خاکسار کے بھائی مکرم مولوی روشن الدین احمد صاحب مبلغ مسقط کے لڑکے عزیزم کمال الدین حبیب احمد نے امسال ایف، ایس، سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہے -

بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان کی خدمت میں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے -

عبداللطیف خوشنویس محلہ دارالنصر ربوہ

نادار مریضوں کے علاج کے لئے چندہ دینے والے احباب

۱۰ جنوری سنہ ۶۰ء تا ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال)

جن احباب نے ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء سے ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء کے عرصہ میں نادار مریضوں کے علاج کے لئے عطایا ارسال فرمائے ہیں ان کے اسمائے گرامی مع رقم عطیہ ذیل میں شائع کئے جارہے ہیں اللہ تعالے ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور بے شمار فضلوں اور برکتوں سے نوازے - آمین -

امید ہے آئندہ بھی احباب اس اہم مد میں اپنے عطایا بھجواتے رہیں گے تاکہ ایسے نادار مریضوں کے علاج میں کوئی روک واقع نہ پڑے جو اپنا علاج آپ نہیں کروا سکتے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز -/۲۵
حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ -/۴۰
لطیف احمد صاحب کارکن دفتر امانت ربوہ -/۲/۰
چوہدری محمد شریف صاحب باغبانپورہ لاہور -/۱۵
بیگم صاحبہ شیخ محمد حسین صاحب لائلپور -/۹۵
چوہدری شادی خانصاحب چک ۱۱۳/۱۲-L ضلع منٹگمری -/۲۵
شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحب اوکاڑہ -/۴۰
بابو فضل الدین صاحب سیالکوٹ -/۱۰
دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ -/۳
محمد سلیمان خانصاحب بہاولپور /۱۴/۴
والدہ صاحبہ ملک منور احمد صاحب ربوہ -/۱۵
مرزا عبدالرشید صاحب سیکرٹری مال دارالصدر ج ربوہ ۱۲/۱۰
منظور احمد صاحب سیکرٹری مال لاہور -/۱
شیخ لعل محمد صاحب اوکاڑہ -/۵
محمد اکرم صاحب محاسب جماعت گوجرانوالہ -/۲۰
شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال - لائلپور -/۲
محمد شفیع صاحب اشرف مائیر کمنٹ کراچی -/۵
محمد ناصر احمد صاحب باگڑ سرگانہ ضلع ملتان -/۶
پیر محمد زمان صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ -/۳۰
مولوی مہدی شاہ صاحب مربی ربوہ -/۱
بذریعہ دفتر خدمت درویشاں ربوہ -/۳۰
محمد شریف صاحب جماعت بھوانہ شہر -/۱۲
حکیم مرغوب اللہ صاحب سیکرٹری مال شیخوپورہ /-/۱۲/۳۶
منیر الدین صاحب وعبدالرؤف صاحب ڈھاکہ -/۲۵
ہمدانی صاحب نمبردار احمد پور سیال -/۱۰
رضیہ بیگم صاحبہ نرس ربوہ -/۴
عبدالغنی صاحب خادم سیکرٹری مال خانیوال -/۱۷
محمد اعظم صاحب سیکرٹری مال ایبٹ آباد -/۵
صادقہ بیگم اہلیہ شیخ فضل احمد صاحب لاہور -/۱۰
شیخ فضل حق اینڈ سنز -/۱

مرزا عزیز احمد صاحب چیچہ وطنی روڈ -/۱
سید داؤد احمد صاحب پاکستان پریمیم -/۱۰
ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا -/۱۵
محمد حسین صاحب سیکرٹری مال لاہور چھاؤنی -/۴۹
محمد احمد صاحب نظام دارالصدر شرقی ربوہ ۱/۸
چوہدری عبدالودود صاحب رفیق منزل گجرات ۲۰/-/-
عزیز محمد خانصاحب بہاولپور -/۶
محمد رفیق صاحب کھوکھر ضلع ملتان -/۵
چوہدری عبدالرحمٰن صاحب راولپنڈی -/۱۵
محمد امین خانصاحب بنوں -/۲۰
حافظ نیاز احمد صاحب انارکلی لاہور -/۵
بیگم خالدہ ادریس مردان -/۵
بیگم صاحبہ چوہدری غلام اللہ صاحب گلبرگ لاہور -/۵
حکیم مبارک احمد صاحب ایبٹ آباد -/۲/۰
چوہدری عبدالودود صاحب - سائیکل مرچنٹ خانیوال -/۱۲/۱۳
ملک محمد صدیق صاحب واہ کینٹ -/۲۸
نعمت اللہ شاہ صاحب -/۱۰
لیڈی ڈاکٹر سلیمہ اختر صاحبہ -/۵۰
استانی سردار بیگم ربوہ -/۵
ملک محمد شفیع صاحب ربوہ -/۵
نذیر احمد صاحب اوکاڑہ -/۵
ناصر احمد صاحب ربوہ -/۳
عبدالرؤف صاحب ڈھاکہ -/۲۰
بیگم خواجہ غلام نبی صاحب راولپنڈی -/۱۰
حاجی امیر عالم صاحب کوٹلی -/۵
محمد اسلم صاحب ڈھاکہ -/۵
چوہدری عبدالمجید صاحب بھٹی لائلپور -/۱۰
عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال کشمیر روڈ لاہور -/۲۵
خلیفہ سراج الدین صاحب کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ -/۱۰
عبدالکریم خانصاحب بی اے لاہور -/۵
فضل الرحمٰن صاحب سوک انجینئر حیدرآباد ۱۵/-
میاں محمد رمضان صاحب صراف سیالکوٹ -/۵۰
حکیم علی احمد صاحب ربوہ -/۸/-
محمد احمد صاحب ربوہ -/۱
محمد عبداللہ صاحب ربوہ -/۵

سید عبیداللہ صاحب چک جھمرہ -/۲
ولی محمد صاحب سیکرٹری مال بصیرپور ضلع منٹگمری -/۵
صوفی حاکم دین صاحب سیالکوٹ -/۴
حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ -/۱۵
خواجہ عبدالرحمٰن صاحب سیالکوٹ -/۱۵
عطا محمد صاحب گھمن -/۱۵
عبدالرحمٰن صاحب -/۵
ظفر احمد صاحب باجوہ لاہور -/۱۳
بیگم صاحبہ ایس جی وائی گوجرانوالہ -/۴۰
عبدالغنی صاحب سیکرٹری مال چک ۱۴ مر کشمیر روڈ -/۲
عنایت بی بی صاحبہ -/۲
بیگم صاحبہ قاضی محمد اسلم صاحب لاہور -/۱۵
ظفر احمد صاحب ملتان چھاؤنی -/۵
بابو امان اللہ صاحب مغل پورہ -/۲۰
عبداللطیف صاحب کراچی -/۵
صوبیدار برکت علی صاحب فورٹ عباس -/۱۷
حمیدہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ -/۴۵
زہرہ بیگم صاحبہ حیدرآباد ۱۴/۱۱
ڈاکٹر احمد صاحب حافظ آباد -/۵
چوہدری اللہ رکھا صاحب چک ۱۶۸ بہاولنگر -/۵
عبدالستار صاحب سیکرٹری مال اسلامیہ پارک لاہور -/۵
سلیم احمد صاحب سیالکوٹ ۱۳/۸/-
ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا -/۱۰
فتح محمد صاحب سیکرٹری مال ڈاڈر -/۲۰
شیخ مشتاق احمد صاحب لائلپور -/۵۰
شیخ عبدالرحمٰن صاحب لاہور کا برادر اصغر منشی عظیم الرحمٰن صاحب ربوہ -/۳۰
میاں اللہ دتہ صاحب سیالکوٹ -/۵
سیکرٹری مال صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ ۳۰/۸
کیپٹن سید سعید احمد صاحب -/۵
عبدالرحمٰن صاحب اسسٹنٹ سرجن -/۱۰
محمد شفیع صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ -/۶۳
شیخ فضل احمد صاحب ربوہ -/۱
اہلیہ شیخ محمد سعید صاحب لاہور -/۱۰
محمد صدیق صاحب -/۵
مجید احمد صاحب چک ۲ 1-R-R دینار خورد -/۲۵
زبیر محمد صاحب موضع کھائی کلاں ضلع سرگودھا -/۱۰
شمیم اختر صاحبہ پشاور چھاؤنی -/۱۵
ناصرہ بیگم صاحبہ بیوہ چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم ککے زئیاں -/۴۰
شیخ جمیل احمد صاحب جمیلی ملتان چھاؤنی -/۱۰
افضل برادرز گول بازار ربوہ -/۵
مجید سلیم صاحب بی اے ایل ایل بی لاہور -/۱۰
قریشی محمد شفیع صاحب منور اکاؤنٹنٹ ربوہ -/۱۲
شمیم اختر صاحبہ عقب باجوہ ہوٹل پشاور چھاؤنی -/۵

بیگم چوہدری محمد سلیم صاحب حیدرآباد -/۱۵
محمد اسمٰعیل صاحب خلیل منزل دارالصدر غربی ربوہ -/۱۰
ملک سراج الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرجا پانی -/۴
ڈاکٹر اقبال احمد خانصاحب مظفر گڑھ -/۱۰
وقار احمد صاحب ولد خان عبدالسلام صاحب سرگودھا ۷/۸/-
چوہدری اے وحید سلیم صاحب بی اے آنرز لاہور -/۱۰
صدر الدین احمد صاحب پاک ماڈرن کالونی منگا پیر روڈ کراچی ۱۶ -/۲۰
صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ ناصر احمد صاحب چک ۱۲۱ گ ب گھوڑا لائلپور -/۲۰
ملک حبیب الرحمٰن صاحب شیخوپورہ منجانب والدین مرحوم -/۲۰
محمود عالم صاحب اوبرڈی -/۹
خالد سعید صاحب لاہور -/۵
محمد حسین سیکرٹری مال پیر مرحوم چھاؤنی -/۴۹

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کی اہلیہ کی صحت اکثر خراب رہتی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے - آمین۔
(صدر الدین احمد کراچی ۱۶)

(۲) میری چھوٹی ہمشیرہ عرصہ چار ماہ سے بیمار ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے
(محمد شفیق از قطر (پرنسپل گلگت))

(۳) میرا بھتیجا عزیزم مبشر احمد چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ بہت کمزور اور نا طاقت ہوگیا ہے - پیچش کی بھی شکایت ہے احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے ۔
(ناصر احمد خان محمود مہیانوی چک ۳۸۵ E.B)

(۴) احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے میری تمام مشکلات اور پریشانیوں سے مجھے نجات دے جن میں مبتلا ہوں (حکیم سعد اللہ خان سوکالونی چوہڑکانہ گاؤں)

(۵) میں تقریباً ڈیڑھ سال سے بعارضہ پیچش بیمار ہوں۔ نیز مجھے مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالے مجھے صحت عطا کرے علاوہ میری تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین
(محمد عالم فتح پور براستہ دولت نگر ضلع گجرات)

(۶) میرے خالو جان محترم قریشی عبداللطیف صاحب آف کراچی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ آنکھوں میں سخت درد ہوتی ہے اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے پر درد التماس درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین
(محمد شریف انو حنیفی حلقہ اسلامیہ کالج لاہور)

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۵۴۶ میں عبدالحکیم اکمل ولد میاں عبدالرحیم صاحب قوم بٹ پیشہ تبلیغ عمر ستائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۵۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد ۱۲ پونڈ ہے میں اپنی آمد کے جو بھی ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بنام مجلس کارپرداز مصالح قبرستان صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کرتا ہوں اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

خاکسار:۔ عبدالحکیم اکمل حال دی ہیگ ہالینڈ ۵۹-۷-۱

گواہ شد ولی اللہ یانسن

گواہ شد حافظ قدرت اللہ مبلغ ہالینڈ

نمبر ۱۵۷۶۳ میں محمد اشرف ولد محمد رمضان قوم راجپوت پیشہ معلم وقف جدید عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھیرہ محلہ شیخانوالہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ پچاس روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

راقم الحروف محمد اشرف واقف معلم وقف جدید جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۶۰-۶-۲۲

العبد محمد اشرف واقف معلم وقف جدید جماعت احمدیہ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۶۰-۶-۲۲

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۶۰/۶/۲۲

گواہ شد محمد شفیع موصی وٹرنری اسسٹنٹ نوشہرہ ورکاں ضلع گوجرانوالہ ۲۲ جون ۱۹۶۰ء۔

لیڈر

(بقیہ ص۲)

اور رویاء اور کشوف میں جو کچھ دکھایا جاتا ہے۔ وہ تعبیر طلب ہوتا ہے۔ اور سب سے بہتر تعبیر وہ ہوتی ہے جس کی واقعات تطبیق کریں۔ چونکہ دونوں فریقوں نے اس حقیقت کو نہ سمجھا اس لئے ایک نے ان احادیث کا ہی انکار کر دیا۔ جن میں یہ پیشگوئیاں تھیں۔ اور دوسرا فریق لفظوں کے ساتھ ہی چمٹا رہا۔

یہ معمہ آخر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف دلائل سے بلکہ روحانی عمل سے حل کیا۔ آپ نے بتایا کہ حدیث لامہدی الا عیسیٰ کی رو سے دونوں شخصیتیں ایک ہی شخصیت کے دو پہلوؤں کو واضح کرتی ہے۔ یعنی آنے والا امت محمدیہ سے ہوگا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خو بو پر مبعوث ہوگا۔ یعنی اس کا طریق کار وہی ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھا۔ یہ چونکہ بنیادی چیز ہے جس سے ان احادیث میں کی پیشگوئیوں کی کلید ہے۔ ہم نے یہاں اسی کی طرف اشارہ کیا ہے اور تفصیلات جو سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں موجود ہیں۔ اس مختصر مضمون میں بیان نہیں کی جا سکتیں۔ اگر ہم ان پیشگوئیوں کو رویا اور کشوف مان کر انہیں تعبیر طلب تسلیم کر لیں تو وہ تمام اشکال دور ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے سرسید مرحوم کو انکار کرنا پڑا۔ قدیم مکاتب کو لفظوں پر محدود ہو کر زمانے کے حالات کے مطابق عمل کرنے سے محرومی ہوئی۔

ہم نے یہ مثال لے کر ضمناً سرسید مرحوم اور سید افغانی مرحوم کی ذہنیت کا تضاد دکھلانے کی کوشش کی ہے۔ اور دکھایا ہے کہ کس طرح ایک کی سعی و کوشش دین سے ہٹ کر صرف دنیاوی کاموں کی طرف راجع ہوئی اور دوسرے کو اپنے عمل کے لئے ایسے ماحول سے دوچار ہونا پڑا کہ جو گھٹن کے سوا کچھ نہ نتیجہ پیدا نہ کر سکا۔ حالانکہ زمانہ جس دینی اصلاح کا بلکہ کہنا چاہیئے جس تحریک تجدید واحیائے اسلام کا طالب تھا۔ وہ اللہ تعالےٰ کے مامور کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ الٰہی پروگرام کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور شروع ہونے کے لئے زمانہ تیار ہو رہا تھا۔ دنیا پر لیلۃ القدر کا دور آچکا تھا۔ اس لئے ضرور تھا کہ آسمان سے روح وملائکہ کا نزول ہوتا۔ جو ان تمام مشکلات اور ان تمام رکاوٹوں کو دور کرتا جو تبلیغ واشاعت اسلام کے راستہ میں پیدا ہو گئی تھیں۔ (باقی)

الفضل

سے خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

(مینجر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۳۰ جون ۱۹۶۱ء کو ختم ہونے والے سال ۱۹۶۰-۶۱ء کے دوران مندرجہ ذیل کے لئے نظرثانی شدہ شیڈول پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹنڈر زیر دستخطی کو ۴ر اگست ۱۹۶۰ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر مطلوب ہیں۔ یہ فارم درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے خریدے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

کام	زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا۔
(۱) ۳۰ جون ۶۱ء کو ختم ہونیوالے سال ۱۹۶۰-۶۱ء کے لئے ڈی ای این ۱ این ڈبلیو آر لاہور کے سیکشن میں سینیٹری فٹنگز اور واٹر کنکشن سے متعلق کاموں کی سرانجام دہی	۵۰۰/- روپے

(۲) صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں جن کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ اندراج کے ضروری کاغذات ہمراہ لا کر ۴ر اگست ۶۰ء سے قبل اپنے نام رجسٹر کرا لیں۔

(۳) تفصیلی شرائط، دیگر کوائف، نرخوں کا نظرثانی شدہ شیڈول اور این ڈبلیو آر ورکس کی ہینڈ بک ایام کار میں سے کسی روز بھی اس دفتر میں آکر دیکھی جا سکتی ہے ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا اور کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہیں ہے یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زرضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۴ر اگست ۶۰ء سے قبل جمع کرا دیں۔

(۴) ٹھیکیدار حسب ذیل تفصیل سے ریٹ درج کریں:۔

(الف) صرف لیبر (ب) لیبر اور میٹریل مکمل

یہ محکمے کی اپنی مرضی پر ہوگا کہ وہ کسی خاص کام میں دونوں میں سے صرف ایک ریٹ کی اجازت دے یا دونوں نرخوں کی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
این ڈبلیو آر۔ لاہور

اشتہار اخبار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ فک الرہن موضع کوٹ خیرا تحصیل جھنگ

غلام اکبر ولد اسماعیل موچل۔ ودریام۔ محمد۔ علاول پسران دتہ۔ سماۃ بھاگن بیوہ شمان قوم جٹ سکنہ کوٹ خیرا تحصیل جھنگ بنام گوپن داس۔ چینو داس پسران کرم چند۔ وجھنیت رائے۔ رام ناتھ پسران دیوی سہائی سکھ دیال۔ ولد پیرا نند غیر مسلم حال بھارت ـــ درخواست فک الرہن کھاتہ نمبر ۴ کل سالم ۹ ولہ کنال جمعبندی سال ۵۵-۵۴ء موضع کوٹ خیرا۔

مندرجہ بالا میں گوپن داس وغیرہ فریق دوم غیر مسلم ہیں جو کہ اب ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونا مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۹/۶ کو بوقت ۹½ بجے مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۵/۶ بہ ثبت ہمارے دستخط ومہر عدالت جاری کیا گیا

دستخط حاکم ۔۔۔۔ مہر عدالت

"یہ معدے اور آنتوں کی بیماری نہیں ہیضہ ہے"

"تین چار روز میں حالات ٹھیک ہو جائیں گے" (جنرل برکی کا اعلان)

لاہور یکم اگست۔ وزیر صحت و سماجی بہبود لیفٹیننٹ جنرل ڈبلیو اے برکی نے اعلان کیا ہے کہ سیالکوٹ میں جو پر اسرار بیماری پھیلی اور اس کے بعد صوبہ کے دوسرے حصے بھی اس سے متاثر ہو گئے وہ ہیضہ تھا۔ اسے معدہ اور آنتوں کی بیماری ہرگز نہیں کہا جا سکتا۔ جنرل برکی خود ایک مشہور فزیشن ہیں۔ آپ نے کہا "نہ معلوم صوبائی محکمہ صحت نے اسے معدہ اور آنتوں کے مرض کا نام کیوں دے دیا۔"

جنرل برکی نے کہا "میں نے سارا معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے اور تین چار روز میں حالات بالکل ٹھیک ہو جائیں گے۔ میں نے حکام صحت کو ہدایت کی ہے کہ وہ ہیضہ کے انسداد کے اقدامات کی رفتار تیز کر دیں۔ چنانچہ روزانہ پچاس ہزار افراد کو ہیضہ کے ٹیکے لگائے جا رہے ہیں اور متاثرہ علاقوں میں دوائیں بھاری مقدار میں بھیجی جا رہی ہیں۔ بیماری کے جراثیم سے متاثرہ پانی صاف کرنے کے لئے بھی مناسب انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ملک میں ملیریا کے انسداد کے بارے میں جنرل برکی نے کہا عالمی ادارہ صحت کے ماہرین اس سلسلہ میں ایک جامع رپورٹ تیار کر رہے ہیں۔ رپورٹ پر غور کرنے کے بعد حکومت اسے ملیریا بورڈ کے حوالے کر دے گی۔ اور بورڈ اس کے بعد رپورٹ میں مندرج سفارشات کو بسرعت عملی جامہ پہنائے گا۔

ملیریا بورڈ تین روز قبل قائم کیا گیا تھا۔ وزیر صحت اس بورڈ کے چیئرمین ہیں۔ مرکزی ڈائرکٹر جنرل صحت بریگیڈیر شریف دونوں صوبوں کے ڈائرکٹرز صحت چیئرمین میڈیکل کمیشن کرنل آفریدی اور مرکزی حکومت کے خانس سیکرٹری بورڈ میں شامل ہیں۔

قائد اعظم کے مقبرہ کا سنگ بنیاد

(بقیہ صفحہ اول)

کے مسلمانوں کی خدمت کی ہے اور جس نے قلیل عرصے میں ایک منتشر، پراگندہ اور پس ماندہ قوم کو تحت الثریٰ سے اٹھا کر بام ثریا تک پہنچا دیا ہو۔ جس نے غلاموں کو آزادی دلائی ہو اور جس نے محکوم اور بے کس قوم کو اپنے ملک کا مالک بنا دیا ہو۔ آپ نے کہا قائد اعظمؒ کا کردار بصیرت تدبر اور سیاست کے لحاظ سے سارے عالم اسلام کے لئے مایہ ناز ہے آپ نے کہا اب پاکستانیوں کے لئے ترقی کی جو نئی نئی راہیں کھل رہی ہیں وہ اسی مرد مجاہد کی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔

صدر نے کہا قائد اعظم کے مقبرے کی تعمیر کے لئے فنڈ جمع کرنے کی غرض سے قائد اعظم میموریل فنڈ کمیٹی قائم کی گئی تھی جو اس وقت تک قریباً ڈیڑھ کروڑ روپیہ جمع کر چکی ہے۔ اس میں سے ستر یا پچھتر لاکھ روپیہ قائد اعظمؒ کے مقبرے کی تعمیر پر اور بیس پچیس لاکھ روپیہ جامع مسجد کی تعمیر پر صرف کیا جائے گا۔ جو کراچی کے عوام کے لئے عید گاہ کا کام بھی دے گی۔

قائد اعظم کے مزار پر جو لوگ جمع تھے۔ ان میں سے دس ہزار زائد طلبہ طالبات اور بوائے سکاؤٹس تھے یہ طلبہ اور طالبات کراچی کے مختلف سکولوں اور کالجوں سے تعلق رکھتے تھے۔ حاضرین میں سات ہزار مہمان بھی تھے۔ جن میں کابینہ کے ارکان، غیر ملکی سفیر، اعلیٰ سول اور فوجی افسر۔ بنیادی جمہوریتوں کے ارکان اور ممتاز شہری بھی شامل تھے۔

شہر سے لوگوں کی اتنی بڑی تعداد کو مزار تک پہنچانے کے لئے سپیشل بسوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ ریلوے کی طرف سے بھی سپیشل ٹرینیں چلائی گئی تھیں۔ پولیس نے ٹریفک کے خاص

"مقبرے کا ڈیزائن قائد اعظم کے کردار اور شخصیت کا مظہر ہے"

مشہور ماہر تعمیرات مسٹر یحییٰ سی مرچنٹ کا بیان

کراچی یکم اگست۔ قائد اعظم کے مقبرہ کا ڈیزائن تیار کرنے والے مشہور ماہر تعمیر مسٹر یحییٰ سی مرچنٹ نے ایک بیان میں کہا کہ قائد اعظم کے مقبرے کا ڈیزائن عصر حاضر کی اسلامی تعمیرات اور عظیم قائد کی شخصیت اور کردار کا آئینہ دار ہے۔

مسٹر مرچنٹ نے کہا میں قائد اعظم کا ذاتی مشیر تعمیر بھی رہ چکا ہوں۔ اور میں انہیں قیام پاکستان سے بھی دس برس پہلے اچھی طرح جانتا تھا۔ مجھے علم ہے کہ قائد اعظم اس قسم کی تعمیرات کے دلدادہ تھے۔ آپ نے کہا میں نے قائد اعظم کے مقبرہ کا ڈیزائن چھ ماہ میں تیار کیا تھا اور میں نے اس کی تیاری میں ان تمام امور کا خیال رکھا ہے جو قائد اعظم کے پسندیدہ تھے میں نے اس امر کا خاص طور پر خیال رکھا ہے۔ کہ مقبرے سے صدیوں تک قائد اعظم کی بلند شخصیت اور سیاست دانی کا اظہار ہو۔ آپ نے کہا ڈیزائن محترمہ فاطمہ جناح کے ایما پر تیار کیا گیا تھا۔ اور قائد اعظم میموریل فنڈ کمیٹی نے گزشتہ نومبر میں اس کی منظوری دے دی تھی۔

اعانت الفضل

مکرم صدر الدین احمد صاحب کراچی ۱۶/۷ ایک مقدمہ میں ماخوذ تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور احباب جماعت کی دعاؤں سے با عزت بری ہو گئے ہیں۔ اس خوشی میں مکرم صدر الدین احمد صاحب نے مبلغ پندرہ روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں اور ان دوستوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے دعاؤں میں یاد رکھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم صدر الدین احمد صاحب کو دینی اور دنیاوی ترقی سے مالا مال کرے۔ آمین۔

(۲) محترمہ امۃ النصر صاحبہ مسز صالح الشیبی نے مبلغ دس روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ دینی و دنیاوی ترقی سے مالا مال کرے۔ آمین۔

نوٹ: آپ ۱۸ اگست کو انڈونیشیا روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کے بخیریت پہنچنے کی بھی دعا کریں۔

(مینیجر الفضل)

ضروری اعلان

بل ماہ جولائی سنہ ۶۰ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ مہربانی کر کے ان بلوں کی رقوم ۱۰ اگست سنہ ۶۰ء تک ضرور ارسال کر دی جائے۔ بعض ایجنٹ صاحبان بلوں اور بقایا کی ادائیگی میں بار بار توجہ دلانے کے باوجود بہت تساہل برت رہے ہیں۔ اگر ان کی طرف سے ۱۰ اگست سنہ ۶۰ء تک رقوم وصول نہ ہوئیں۔ تو دفتر ہذا ان کے بنڈل کی ترسیل روکنے پر مجبور ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴